پتہ کی جگہ

روحِ اخبارات

دولت عربیہ سعودیہ کی ایک اہم خبر تمام ہندوستان میں شائع ہوئی ہے کہ سلطان ابن سعود خلد اللہ ملکہ اپنا پایۂ تخت مدینہ منورہ کو قرار دینگے۔ بلاشبہ تاریخ اسلام میں مدینہ کو حکومتی و جغرافیائی حیثیت سے بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ آغاز اسلام میں مدت تک مدینہ ہی مسلمانوں کا مرکزی پایہ تخت رہا۔ جغرافیائی طور پر بھی دولت سعودیہ کیلئے مدینہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہاں سے نجد قریب ہے۔ عراق و شام کو بھی مکہ سے زیادہ مدینہ سے قرب حاصل ہے۔ پھر مدینہ تک ریلوے بنی ہوئی ہے جب ریل جاری ہوگی تو مدینہ سے قسطنطنیہ تک آدمی باآسانی ریل سے پہنچ سکتا ہے۔ سلطان ابن سعود نے فیصلہ کیا ہے کہ مدینہ منورہ میں اسلامی علوم کی تعلیم کیلئے ایک یونیورسٹی اعلیٰ پیمانہ پر قائم کی جائے یہ مفید و ضروری تجویز انور پاشا مرحوم نے سوچی تھی لیکن عمل میں لانا ہی چاہتے تھے کہ پچھلی جنگ شروع ہوگئی۔ اب سلطان موصوف مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنائینگے۔

خوشی کا مقام ہے کہ سلطان ابن سعود اور امیر عبداللہ والی شرق اردن کے درمیان ایک معاہدۂ مودت ہوگیا ہے اگرچہ اس سمجھوتہ کی دفعات نہیں شائع ہوئی ہیں لیکن رائٹر کی خبر ہے کہ اس سے حملوں و جرائم کے انسداد سراغ رسانی و خون بہا وغیرہ کی وصولی میں آسانی ہوجائیگی۔

قدس کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ دمشق کے تمام وطن دوست اصحاب سلطان ابن سعود کے حامی ہیں وہ چاہتے ہیں کہ اپنی نجات اور سیاسی مشکلات کا حل سلطان کے ہاتھوں کرائیں کیونکہ شام کی اقتصادی حالت بہت خراب ہے۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ امیر فیصل تخت شام پر متمکن ہوسکیں۔

زعیم العرب امیر شکیب ارسلان کو فرانسیسی حکومت نے فلسطین میں قیام کی اجازت نہ دی چنانچہ اب وہ یورپ روانہ ہوگئے کتنا باعث تعجب ہے کہ اتنے بڑے اہل قلم لیڈر کا متعدد حکومتوں نے اپنے یہاں داخلہ بند کردیا ہے۔

مراکش میں اہل ملک پر جو تمام تر اسلامی آبادی ہے دینی و اجتماعی اور سیاسی پابندیوں کا کوئی حساب نہیں ہے۔ اب مغرب اقصیٰ کی تازہ اطلاع ہے کہ وہاں کے فرانسیسی حاکم اعلیٰ نے ملک کے طول و عرض میں ۲۱۴، اخبارات بند کردیئے ہیں۔

دمشق میں تاجروں نے کثرت محصولات کے خلاف احتجاج شروع کردیا ہے۔ جاوہ میں اسلامی تعلیم کی بڑی سرگرمی جاری ہے ایران میں ایک خبر رساں ایجنسی قائم ہوئی ہے۔ سیام میں نوجوان مسلمانوں کی بیداری کے آثار ظاہر ہورہے ہیں۔ شرق اردن کے بدو قبائل قحط کے بری طرح شکار ہورہے ہیں۔

(۱۸ ستمبر)

جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب پروپرائٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔